بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دوسرے پارہ کے اہم مضامین

مفتی عتیق الرحمٰن

مسلمان پہلے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے، پھر بیت اللہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہوا تو یہودیوں نے اعتراض کیا۔ پارہ کی ابتداء میں اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: تحویل قبلہ کے حکم خداوندی پر نا سمجھ لوگ اعتراض کریں گے کہ مسلمان بیت المقدس کو چھوڑ کر بیت اللہ کا رخ کیوں کرنے لگے؟ اس کا جواب دیا کہ تمام جہات: مشرق و مغرب اللہ ہی کی ہیں، وہ جس طرف چاہے اپنے بندوں کو رخ کرنے کا حکم دے۔ کسی بندہ کو اعتراض کا حق نہیں ہے۔ اللہ نے فرماں برداروں اور نافرمانوں میں تمیز کے لئے تحویلِ قبلہ کا حکم دیا ہے کہ فرماں بردار فوراً اسے مان لیں گے اور نافرمان ماننے کی بجائے اعتراضات پر اتر آئیں گے اور اس طرح مخلص مسلمان اور کافر و منافق کھل کر سامنے آجائیں گے۔ اس کے بعد امت مسلمہ کے اعتدال اور میانہ روی کا تذکرہ اور فضیلت کا بیان ہے کہ قیامت کے دن جب کافر اپنے نبیوں پر تبلیغ رسالت میں کوتاہی کرنے کا اعتراض کریں گے تو امت محمدیہ کے لوگ انبیاء علیہم السلام کے فریضۂ نبوت کی ادائیگی پر گواہ کے طور پر پیش ہوں گے اور حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سب کی گواہی دیں گے اور تصدیق کریں گے۔

آپ کتنے دلائل پیش کر دیں ان اہل کتاب پر تعصب و ہٹ دھرمی کا ایسا پردہ پڑا ہوا ہے کہ یہ کسی قیمت پر ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ نماز میں قبلہ کی طرف سفر و حضر میں رخ کرنا ضروری ہے۔ اہل کتاب حضور علیہ السلام کے نبی برحق ہونے کو اس طرح جانتے ہیں جس طرح اپنی اولاد کو جانتے ہیں مگر

حق کو چھپانے کے مرض میں مبتلاء ہیں اس لئے آپ پر ایمان نہیں لاتے۔ اللہ کا ذکر اور اس کا شکر ادا کرنے کی عادت بنائیں۔ نماز اور صبر کے ذریعے مشکلات پر قابو پانا چاہئے اور اسلام کے لئے جانی و مالی ہر قسم کی بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار رہیں۔ اللہ کے راستہ میں جانی قربانی دینے والے مردہ نہیں ہیں، وہ زندہ ہیں مگر تمہیں اس کا شعور نہیں ہے۔ حج و عمرہ کے موقع پر کئے جانے والے اعمال خصوصاً صفا و مروہ کی سعی اسلامی شعائر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دلائل اور ہدایت کے واضح احکام کو چھپانے والے لعنت خداوندی کے مستحق ہیں لیکن توبہ تائب ہو کر اپنا رویہ درست کر کے احکامِ خداوندی کو بیان کرنے لگیں تو وہ لعنت سے بری ہو سکتے ہیں۔ معبود حقیقی ایک ہی ہے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کی رحمت تمام مخلوقات کے لئے عام ہے اور اہل ایمان کے لئے اس کی رحمت تام ہے۔ آسمان و زمین کی تخلیق، دن رات کی ترتیب اور انسانی نفع کے لئے پانی میں چلنے والی کشتیاں، بادل، بارش، زمین سے نکلنے والے پھل اور سبزیاں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے عقلی دلائل ہیں۔ اللہ کے مقابلہ میں معبودانِ باطل کے ماننے والے قیامت کے دن پچھتائیں گے اور ایک دوسرے سے برأت کا اظہار کریں گے مگر جہنم سے کسی طرح بھی بچ نہیں سکیں گے۔ قرآن کریم کے اتباع کی تلقین ہے اور قرآن کے مقابلے میں آباء واجداد کی اندھی تقلید کی مذمت کرتے ہوئے ایسے لوگوں کو اندھے بہرے کہہ کر جانوروں کی مانند قرار دیا گیا ہے۔

پاکیزہ اور حلال کھانے کا حکم ہے۔ مردار، جاری خون، خنزیر اور غیر اللہ کے لئے نامزد اشیاء کی حرمت کا اعلان ہے۔ نیز اس ضابطہ کا بیان بھی ہے کہ جان بچانے کے لئے ضرورت کے وقت حرام کا استعمال بھی گناہ نہیں ہے۔ نیکی اور اس کی مختلف اقسام کی فہرست بیان کی گئی ہے۔ نیکی دراصل ایمانی بنیادوں پر سر انجام پانے والے اعمال ہیں۔ عزیز و اقارب، یتیم و مسکین کے ساتھ مالی تعاون، نماز اور زکوٰۃ کا اہتمام، ایفاءِ عہد، مشکلات میں حق پر صبر و ثابت قدمی کا مظاہرہ، سچائی کا التزام کرنے والے ہی متقی کہلا سکتے ہیں۔

قصاص و دیت کے قانون کو بیان کر کے بلا امتیاز اس پر عملدر آمد کی تلقین ہے۔ قصاص حیات انسانی کے تحفظ کا ضامن ہے۔ وصیت کی تلقین کرتے ہوئے کسی پر ظلم و نا انصافی نہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ روزہ کے احکام اور اس کی حکمتوں کا بیان ہے۔ رمضان المبارک کی فضیلت کا سبب اس مہینہ میں قرآن کریم کا نازل ہونا ہے۔ رمضان کی راتوں میں کھانے پینے اور بیویوں سے ملنے کی اجازت ہے۔ نیز اعتکاف کے عمل کا تذکرہ ہے، روزہ کے ابتدائی اور انتہائی وقت کا بیان ہے۔ دوسروں کا مال ناجائز طور پر کھانے اور لوگوں کو ناجائز مقدمات میں الجھانے سے باز رہنے کی تلقین ہے۔

قمری مہینہ کے مختلف ایام میں چاند کے چھوٹا بڑا ہونے کی حکمت بتائی گئی ہے کہ اوقات کے انضباط اور حج وغیرہ کی تاریخوں کے تعین کے لئے ایسا کیا جاتا ہے۔ دنیا سے برائی ختم کرنے کے لئے قتال فی سبیل اللہ اور اس کے احکام کا تذکرہ ہے، احترام کے ضابطہ کا بیان ہے۔ حرمت بدلہ کی چیز ہے لہٰذا احترام کروانے کے لئے دوسروں کے مقدسات کا بھی احترام کرنا ہوگا۔ اللہ کے دین کے دفاع میں مال خرچ کرنا ہی تباہی سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ عمرہ اور حج کے احکام ہیں۔ اگر حالت احرام میں خانہ کعبہ تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو جائے تو ''دم'' دے کر احرام کھول سکتے ہیں۔ حج تمتع یا قران کی صورت میں ''دم شکر'' دینا ہوگا۔ احرام کی حالت میں غیر اخلاقی حرکتوں سے گریز کیا جائے۔ جنسی موضوع پر گفتگو نہ کریں، مساوات کو مدنظر رکھ کر تمام افعال حج کی ادائیگی ہونی چاہیئے۔ جمرات کی کنکریاں تین دن واجب ہیں۔ چوتھے دن حاجی کی صوابدید پر منحصر ہے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کیا جائے اور دنیا و آخرت کی خیر اور بھلائی مانگی جائے۔

دو قسم کے انسانوں کا تذکرہ:

کبر و نخوت، فساد و ہٹ دھرمی کے خوگر جو اللہ کی بات کسی قیمت پر بھی تسلیم نہ کریں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ عجز و اخلاص کے پیکر جو اپنی جان و مال اللہ کے لئے خرچ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں وہ اللہ کی

رحمتوں اورمہربانیوں کے مستحق ہیں۔شیطان کی اتباع چھوڑ کر پورے پورے اسلام میں داخل ہونے کی تلقین۔بنی اسرائیل اوران پرانعامات خداوندی کا تذکرہ۔ مذہبی اختلافات اورفرقہ واریت کے لئے ضابطہ کا بیان کہ دلائل کی بنیاد پرحق کی اتباع کرنے والے ہدایت یافتہ اور پسندیدہ لوگ ہیں جبکہ دلائل سے تہی دامن اپنے من مانے نظریات پر چلنے والے قابل مذمت اورگمراہ ہیں۔ جنت کے حصول کے لئے قربانیوں کے لمبے سلسلے اورتکالیف ومشقت کی پرخطروادی سے گزرنا پڑتا ہے۔ جہاد طبیعتوں پرگراں گزرتا ہے مگرانسانیت کا اس میں فائدہ ہے۔دوسروں پراعتراض کرنے والوں کوخوداپنے کردار پرنظرثانی کرنی چاہیئے۔مسلمانوں پر جہاد کے حوالہ سے اعتراض کرنے والے اپنے ظلم وناانصافی پربھی غورکریں کہ وہ مسلمانوں کو بیت اللہ سے روکتے ہیں۔اسلام پرعمل پیرا ہونے کے راستہ میں رکاوٹ بنتے ہیں، مسلمانوں کوان کے گھروں سے بے گھر کرتے ہیں۔ایسی فتنہ پردازی توقتل سے بھی بدتر ہے۔شراب اور قمار کے بارے میں ابتدائی ذہن سازی کرتے ہوئے ان کے فوائدونقصانات میں تقابل کی تلقین کی گئی ہے۔یتیموں کی کفالت کی تعلیم ہے اورنکاح میں توحید پرست کو بت پرستوں پرترجیح دینے کا حکم ہے۔ خواتین کے مسائل جن میں حالت حیض میں اپنی بیویوں سے دوررہنے کا حکم ہے۔

جھوٹی قسم سے بچنے کی ترغیب ہے۔ بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم (ایلاء) کے حکم کا بیان ہے۔ طلاق اورعدت گزارنے کا خاص طور پرتین طلاق کا حکم اورحلالہ شرعی کا بیان ہے۔بچوں کودودھ پلانے کی مدت دوسال مقرر کی گئی ہے اورزچہ وبچہ کی کفالت شوہر کے ذمہ رکھی گئی ہے۔شوہر کے انتقال کی صورت میں عورت کو چار ماہ دس روزعدت گزارنے کا حکم ہے۔عدت کے ایام میں نکاح یا منگنی کے موضوع پر گفتگوکی ممانعت کی گئی ہے۔نکاح کے بعداگر بیوی سے ملاقات سے پہلے ہی طلاق اورعلیحدگی کی نوبت آجائے تومہرمتعین ہونے کی صورت میں نصف مہر کی ادائیگی لازم ہوگی۔ان شرعی ضوابط کی پابندی اللہ کا حق ہے،لہٰذا ایک دوسرے کے لئے پریشانیاں اورمسائل پیدا کرنے کے لئے شرعی ضوابط کو پامال نہ

کیا جائے۔

نماز کی پابندی اور اس کے اہتمام کی تلقین ہے کہ کسی خوف وخطرہ کی وجہ سے اگر کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکیں تو سواری پر ہی ادا کرلیں۔

جہاد کی ترغیب دینے کے لئے ایک قوم کا تذکرہ ہے، جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے محض اس لئے نکل بھاگے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں موت دے دی اور بنی اسرائیل کے ایک نبی حضرت حزقیل کی دعا سے انہیں دوبارہ زندہ کردیا۔ پھر جہاد کا حکم اور اس کے ساتھ ہی اللہ کے نام پر مال خرچ کرنے کی تلقین ہے۔ پھر مسلم حکمران طالوت اور کافر حکمران جالوت کے درمیان مقابلہ کا تذکرہ ہے۔

بنی اسرائیل کے جہاد سے راہِ فرار اختیار کرنے کی وجہ سے ایک ظالم قوم عمالقہ کو اللہ تعالیٰ نے ان پر مسلط کردیا تو انہیں جہاد کی فکر لاحق ہوئی۔ حضرت شمویل علیہ السلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو مسلم بادشاہ طالوت کی زیر قیادت جہاد کا حکم دیا۔ طالوت کی امارت پر بنی اسرائیل نے اعتراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی جسمانی قوت اور جنگی علوم میں مہارت کو اس کی اہلیتِ امارت کی دلیل کے طور پر بیان کیا اور بنی اسرائیل کے مذہبی مقدسات اور حضرت موسیٰ وہارون کے تبرکات پر مشتمل تابوت جو کہ دشمنوں کے قبضہ میں تھا، انہیں واپس دلا کر ان کی تسلی اور دل جمعی کا انتظام کردیا۔ بنی اسرائیل نے کچھ پس وپیش کے بعد جہاد پر آمادگی ظاہر کردی۔ طالوت نے جنگی نقطۂ نظر سے کچھ پابندیاں عائد کیں، جن میں راستہ میں آنے والے دریا سے پانی پینے کی ممانعت بھی شامل تھی۔ بہت سے لوگ اس کی پابندی نہ کرسکے اور جہاد میں شرکت کے لئے نااہل قرار پائے۔ ایک قلیل تعداد جو کہ بعض روایات کے مطابق تین سو تیرہ تھی جہاد میں شریک ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے کفار کو شکست دے کر اہل ایمان کو غالب کرکے ہمیشہ کے لئے یہ ضابطہ بتادیا کہ اللہ کی مدد قلت وکثرت کی بنیاد پر نہیں بلکہ ایمان وعمل کی بنیاد پر ہوا کرتی ہے اور دوسرا ضابطہ یہ بتایا کہ جب ظلم اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بعض مؤمن بندوں کو استعمال کرکے

ظالموں کا صفایا کردیا کرتے ہیں۔اگر ایسا نہ ہوتو دنیا کا نظام درہم برہم ہوکر رہ جائے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی امی ہونے کے باوجود ان تاریخی واقعات کو بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ قرآن اللہ کی نازل کردہ حق کتاب ہے اور آپ اللہ کے رسول برحق ہیں۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]